السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ملتان سے محمد خاں لکھتے ہیں کہ مندرجہ ذیل سوالات کا قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب درکار ہے؟

(1) آج کل عراق میں پاکستانی افواج بھیجنے کے متعلق اخبارات میں لکھا جارہا ہے اس کے متعلق شرعی لحاظ سے وضاحت کریں،

(2) اگر اسرائیل کو تسلیم کرلیا تو ایسا کرنا شرعاً جائز ہے یا ناجائز براہ کرم تفصیل سے جواب دیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عراقی عوام امت مسلمہ کا حصہ ہیں ان کے حقوق وہی ہیں جو عام مسلمانوں کے ہیں اس وقت ائمہ کفر نے اس بات پر اتفاق کرلیا ہے کہ شجر اسلام کو بیخ دین سے اکھاڑ دیا جائے اور اہل اسلام سے بھی جینے کا حق چھین لیا جائے انہوں نے پہلے افغانستان میں خون مسلم سے ہاتھ رنگے پھر عراقی عوام پر چڑھ دوڑے ہیں تاکہ انہیں صفحہ ہستی سے نیست ونابود کردیا جائے شریعت کی نظر مین تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں رنگ ونسل قوم ملک کی اس میں کوئی تمیز نہیں ہے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ مصیبت کے وقت اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرے اور ضرورت کے وقت اپنے بھائی کا بھرپور تعاون کرے کسی بھی مسلمان کے خلاف کفار کا تعاون کرنا بہت گھناؤنا جرم ہے جس کی شریعت میں اجازت نہیں ہے حدیث میں ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اس پر ظلم کرنا یا اسے دوسروں کے رحم وکرم پر چھوڑنا جائز نہیں ہے۔ (صحیح بخاری: مظالم 2442)

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہ تمام مسلمان باہمی مودت ومحبت اور رافت وشفقت ایک جسم کی طرح ہیں اگر اس کا ایک عضو کسی تکلیف میں بتلا ہو جائے تو پورا جسم اس کی درد محسوس کرتا ہے۔ (صحیح بخاری: کتاب الادب)

احادیث میں مسلمان کی شان یہ بتائی گئی ہے کہ وہ کفار کے مقابلے میں مسلمان کی مدد کرے گا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہ تمام مسلمانوں کے خون برابر ہیں اور وہ اپنے علاوہ کفارہ کے خلاف یک جان ہیں۔ (مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ: 2/215)

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہ اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔ (صحیح بکاری: الادب 6064)

کیا یہ اخوت اسلامیہ کا تقاضا ہے کہ عراقی مسلمان جواب امریکی غلامی کے خلاف آزادی کی جنگ لڑرہے ہیں اس مشکل وقت میں مدد کی بجائے ان کے خلاف دشمن کی مدد کے لیے فوج بھیجی جائے اور ان کے تازہ زخموں پر نمک پاشی کی جائے ہمارے نزدیک آزادی کی جنگ لڑنے والے عراقی مجاہدین کے خلاف غاصب امریکہ کی مدد کے لیے افواج بھیجنا حرام ہے اور یہ اقدام ملی غیرت کا جنازہ نکالنے کے مترادف ہے ہمیں سوچنا چاہیے کہ اگر ہم اپنے جوانوں کو کسی اسلامی ملک مین اس مقصد کے لیے روانہ کرتے ہیں کہ وہ آزادی کی جنگ لڑنے والوں کے خلاف امریکہ کے مفادات کا تحفظ کریں اور اس کے احکام بجالائیں تو ایسی حکمت عملی اسلامی نقطہ نظر سے ایک المیہ سے کم نہ ہوگی یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک مسلمان فوجی دوسرے مسلمانوں کے قتل میں حصہ دار بنے اگر ایسا ہوا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری دوستی دشمنوں سے ہے ایسے حالات میں قرآن کا فیصلہ یہ ہے کہ جو دشمنوں سے دوستی رکھتا ہے وہ انہیں میں سے ہے۔ (5/المائدہ: 51)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کے قومی جرم کے مرتکب کا جنازہ نہیں پڑھا جیسا کہ مال غنیمت سے چوری کرنے والے کے متعلق احادیث مین آیا ہے اس بنا پر ہمارے حکمرانوں کو سوچنا چاہیے کہ ہماری افواج کو مسلمانوں کے خلاف لڑتے ہوئے مرنے کی صورت میں انہیں مسلمانوں کی دعاؤں اور ان کے جنازوں سے محروم نہ کریں۔

(2) دین اسلام کا مزاج ہے کہ وہ اس عالم رنگ وبو میں ادیان باطلہ میں غالب آنے کے لیے آیا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے اللہ وہی ہے جس نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اسے تمام مذاہب پر غالب کردے۔ (61/الصف: 9)

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دین اسلام کو آفاق میں پھیلانے والا اور دوسرے تمام ادیان باطلہ پر غالب کرنے والا ہے یہ غلبہ دلائل کے لحاظ سے ہو یا مادی وسائل کے اعتبار سے بہر حال اس کے مزاج میں مغلوب ہونا نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ دین اسلام اپنی پالیسی کے پیش نظر سب سے پہلے اہل کفر دعوت دیتا ہے کہ اسے قبول کرلیا جائے اگر اسے قبول کرلیں تو ان کے حقوق دوسرے مسلمانوں کے برابر ہیں انکار کی صورت میں ان کے سامنے دو راستے پیش کرتا ہے اگر تم نے کفر نہیں چھوڑنا تو جزیہ دے کر ہماری ماتحتی قبول کرلو اس طرح انہیں دنیا میں زندہ رہنے کا حق ہے اگر ماتحتی قبول نہ کریں تو پھر انہیں اس عالم رنگ وبو میں زندہ رہنے کا حق نہیں ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: "ان لوگوں سے لڑو جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتے جو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حرام کردہ چیزوں کو حرام نہیں جانتے نہ دین حق کو قبول کرتے ہیں ان لوگوں میں سے جنہیں کتاب دی گئی ہے تا آنکہ وہ ذلیل وخوار ہوکر اپنے ہاتھوں سے جزیہ ادا کریں۔ (9/التوبہ: 29)

اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کو مشرکین سے قتال عام کا حکم دیا ہے اس کے بعد اس آیت کریمہ میں یہود نصاریٰ سے قتال کا حکم دیا جا رہا ہے اگر یہ لوگ اسلام قبول نہ کریں توانہیں جزیہ دے کر مسلمانوں کی ماتحتی میں رہنا ہوگا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اسرائیل کا وجود مسلمانوں کے خلاف ایک گہری سازش کا نتیجہ ہے مسلمانوں کے خلاف منصوبے بنانا اورانہیں عملی شکل دینا اس کا نصب العین ہے دیگر کفر کی حکومتیں اس کے مفادات کا تحفظ کرتی ہیں اس کے وجود کو تسلیم کرنا ایسا ہے کہ گویا مسلمانوں کے خلاف اس کی چیرہ دستیوں کو آہنی تحفظ دینا ہے قبلہ اول پر غاصبانہ قبضہ اور فلسطینی مسلمانوں کو آتش و آہن کی بارش سے تہس نہس کرنا اس کے مکروہ عزائم کی عکاسی کرتا ہے پس پردہ کفر کی یہ سازش ہے اہل پاکستان اسرائیل کو تسلیم کے بعد خود بخود عرب مسلمانوں سے کٹ جائیں گے اورانہیں نفرت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا لہذا کفر کی اس سازش سے ہمیں ہر وقت آگاہ رہنا چاہیے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:498